تفسیرالقرآن

شیطانوں کی دو قسمیں

شیطانوں کی دو قسمیں

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًاؕ﴾ ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا، انسانوں اور جنّوں کے شیطانوں کو، ان میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے۔ (پ8، الانعام:112)

تفسیر شیطان دو قسم کے ہیں: (1) شیاطین الجن، یعنی وہ شیاطین جن کا تعلق جنّات سے ہے، جیسے ابلیس لعین اور اس کی اولاد۔ (2) شیاطین الانس، یعنی وہ شیاطین جن کا تعلق انسانوں سے ہے اور یہ کفر و گمراہی کی طرف بلانے والے انسان ہیں۔

یہی حقیقت احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ”شیطان آدمیوں اور شیطان جنّوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا آدمیوں میں بھی شیطان ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ (مسند امام احمد، 8/132، حدیث:21608)

ائمۂ دین فرمایا کرتے کہ شیطان آدمی لوگوں کے لئے شیطان جن سے زیادہ سخت (یعنی نقصان دہ) ہوتا ہے۔ (تفسیر طبری، 12/753) اور ائمۂ دین کی اس بات کی تائید آیت مبارکہ کے الفاظ سے ہوتی ہے کہ الفاظِ قرآنی میں ”شیاطین“ کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے ”انسان“ کا لفظ پہلے ہے اور ”جنّات“ کا بعد میں۔

ان دونوں قسموں کے شیاطین سے بچنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ جن میں سے ایک آسان طریقہ حدیث میں یہ بیان فرمایا گیا کہ ”جب شیطان وسوسہ ڈالے تو اتنا کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ تُو جھوٹا ہے۔“ (مسند امام احمد، 4/74، حدیث:11320) مثلاً جنّات والا شیطان دل میں خیال ڈالے کہ اسلام مکمل دین نہیں ہے، یا آخرت کی نجات کے لئے اسلام ضروری نہیں یا شریعت پر عمل کریں گے تو زندگی مشکل ہو جائے گی، تو شیطان کے اِس وسوسے پر اُسے فوراً کہیں کہ تو جھوٹا ہے۔ یونہی اگر انسانوں میں سے کوئی شیطان ایسی باتیں کرے مثلاً کہے کہ معاشی ترقی سود کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے یا ترقی و خوشحالی کے لیے قرآن و حدیث کے پرانے حقیقی معانی بدلنا ضروری ہیں، یا اقوامِ عالَم میں عزت و مقام پانے کے لئے اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپنانا ضروری ہے، تو ایسے انسانی شیطان کو بھی کہہ دیا جائے کہ تُو جھوٹا ہے اور میرے نزدیک اسلام ہی حق ہے اور قرآن و حدیث کی ہِدایت ہی حقیقی ہِدایت ہے اور دنیا کی کامیابی اور آخرت کی نجات اسی پر عمل کرنے میں ہے اور قرآن و حدیث کے وہی معانی درست ہیں، جو بزرگانِ دین ہمیشہ سے بیان کرتے آئے ہیں۔

چونکہ ائمۂ مِلّت و ناصحینِ امّت نے انسانی شیطانوں کو زیادہ خطرناک قرار دیا ہے۔ اس لئے ان سے بچنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور اس کے طریقے ہمیں قرآن و حدیث میں بتائے گئے ہیں چنانچہ ایک جگہ حکم دیا گیا ہے کہ دین کا مذاق اُڑانے والوں اور ایمان برباد کرنے والے لوگوں کے پاس بیٹھنے سے بھی بچو جیسا کہ حکمِ خداوندی ہے: ﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ﳲ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَا﴾

* دارالافتاء اہلِ سنّت فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ترجمہ: اور بیشک اللہ تم پر کتاب میں یہ حکم نازل فرماچکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہاہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو، جب تک وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہوجائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنّم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔(پ5، النساء:140)

اور حدیث مبارک میں گمراہ لوگوں کی باتیں سننے بلکہ ان کے قریب جانے اور انہیں اپنے پاس آنے سے بھی روکنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: آخر زمانے میں دجّال کذّاب (انتہائی دھوکے باز، سخت جھوٹے) لوگ ہوں گے کہ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان لوگوں سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم، ص17، حدیث:16)

آیت وحدیث کے حکم پر غور فرمائیں کہ دین کو حقیر سمجھنے اور اس کا مذاق اُڑانے والوں کے پاس بیٹھنے سے منع فرمایا اور ساتھ ہی یہ شدید وعید بھی سُنائی کہ جو ان کی خلافِ اسلام باتوں کے وقت ان کے پاس بیٹھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے تو وہ بھی انہی جیسا ہے، اور انہی جیسا ہونے کی وعید عقل و مشاہدے سے بھی سمجھ آتی ہے کہ عوام تو عوام، بعض اوقات اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ گمراہ کُن لوگوں کی باتیں سن کر آہستہ آہستہ متاثر ہوتے ہیں اور بالآخر وہی عقائد اپنا کر گمراہی کے گڑھے میں جا پڑتے ہیں، اگرچہ وہ اپنی ناسمجھی اور کم علمی سے گُمان کرتے ہیں کہ ہم تو پکے مسلمان ہیں، ہم پر اُن کی باتوں کا کیسے اثر ہو سکتا ہے؟ اس نہ متاثر ہونے کی سوچ رکھنے والے لوگوں کے لئے نیچے بیان کردہ حدیث میں بہترین راہنمائی ہے۔ امت کے خیر خواہ، ہمارے آقا و مولا، رسولِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: جو دجّال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم! آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے گا) وہاں اس کے دھوکوں میں پڑکر اسی کا پیروکار ہو جائے گا۔ (ابوداؤد،4/157، حدیث:4319) یاد رکھیں کہ حدیث میں دجّال کے پاس جانے سے گمراہ ہونے کا جو خدشہ بیان کیا گیا ہے، وہ صرف سب سے بڑے کانے دجّال کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے، بلکہ ہر طرح کے دجّال کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے اور گمراہی کی طرف بلانے والا ہر فرد اِسی زُمرے میں داخل ہے۔

آج کل صورتِ حال بڑی نازک ہے، پرنٹ و الیکٹرونک میڈیا اور یونہی سوشل میڈیا پر ہر شخص اپنی بات کرنے میں آزاد بیٹھا ہے۔ کوئی ڈھکے چھپے الفاظ میں اِسلام کا مذاق اڑا رہا ہے، تو کوئی کھلے الفاظ میں اسلامی احکام کو قبائلی زمانے کی باتیں قرار دیتا ہے، کسی کو سود خوری جائز نظر آتی ہے، تو کوئی بے پردگی کی تائید میں دلائل دے رہا ہے۔ کسی کو موسیقی میں کوئی قباحت نظر نہیں آرہی اور کسی کو گانے باجے کے بغیر دین خشک سا محسوس ہوتا ہے۔ کسی کو مذہبی وضع قطع والے ایک آنکھ نہیں بھاتے تو کسی کو علماء کا شرعی احکام بتانا ہی زہر لگتا ہے۔ کسی کو داڑھی والے مشکوک و غیر معتبر نظر آتے ہیں تو کوئی داڑھی رکھنے کو معاذاللہ فاسقوں کی نشانی قرار دے رہا ہے، کوئی اَحادیث کو مذہبی داستانیں قرار دے کر کھلم کھلا انکار کر رہا ہے تو کوئی تھوڑا سا گھما پھرا کر احادیث کو صرف تاریخی ریکارڈ کہہ کر انکارِ حدیث کا مقصد پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کسی کی نظر میں ائمہ دین کے اِجتہاد آج کے دَور میں ناکارہ ہیں، تو کسی کے خیال میں قرآن وحدیث ہی اب ناقابلِ عمل ہو چکے ہیں۔ کوئی مفسّرین و محدّثین وفقہاء کے کاموں کو رَدی کی ٹوکری قرار دیتا ہے، تو کسی کی نظر میں مسلمانوں کے سارے علمی کارنامے قصّہ پارینہ بن چکے ہیں، بلکہ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ بعض لوگ کہنے لگے ہیں کہ آخرت میں نجات کے لئے اِسلام کوئی ضروری نہیں۔ معاذاللہ۔

دینی علوم سے محروم، صرف اسکول، کالج کی تعلیم رکھنے والے دعوت دے رہے ہیں کہ دین صرف ہم سے سیکھو،